سوال

(342)نشے کی حالت میں طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نشئی جب کہ نشے کی حالت میں دھت ہو اور اسی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو کیا طلاق ہو گئی ؟ (سائل : طارق رفیق مکان نمبر 210 بلاک نمبر 12 بی ون ٹاؤن شپ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں واضح ہو کہ اگر چہ اس مسئلہ میں قدرے اختلاف ہے ،تاہم کتاب وسنت پر مبنی ادلہ ،قویہ کے مطابق علمائے اسلام اور محققین شرع متین کی تحقیق انیق کے مطابق نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق شرعاً واقع نہیں ہوتی بشرطیکہ طلاق دیتے وقت واقعی نشئی آدمی دائیں بائیں ،اچھائی ،برائی اور زمین و آسمان کا امتیاز کھوئے ہوئے ہو۔ کیونکہ طلاق دینے کی اہلیت کے لئے ضروری ہے کہ طلاق دہندہ کا طلاق دیتے وقت عاقل ،بالغ اور مکمل طور پر بااختیار ہو اور مکمل اہلیت یعنی مکمل عقل ،بلوغت اور مختار ہونا شرط اساسی ہے ۔ السید سابق مصری رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

وانما تکمل الأھلیة بالعقل والبلوغ والاختیار وفی ھذا یروی أصحاب السنن عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتی یستقظ وعن الصبی حتی یحتلم وعن المجنون حتی یعقل . (فقہ السنة : ج 2 ص 211، صحیح البخاری ج 2 ص 794.)

''حضرت علی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے قلم اٹھالی گئی ہے ۔ یعنی ان کی کارکردگی شرعاً معتبر نہیں (1) سویا ہوا آدمی جب تک بیدار نہ ہو جائے (2) بچہ جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے اور (3) پاگل آدمی جب تک اس کی عقل بحال نہ ہو جائے ۔

اور انہی کے حکم میں نشہ میں دھت اور مدہوش آدمی شامل ہے ۔ قرآن مجید میں ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ ... النساء ٤٣

''اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو حتی کہ تم جان لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو ۔ اس آیت کے مطابق جب نشہ کی حالت میں پڑھی ہوئی نماز معتبر نہیں تو پھر نشہ میں دی گئی طلاق شرعاً کیونکر معتبر ہو سکتی ہے ۔،،

حضرت ابوہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں :

قال کل طلاق جائزإلا طلاق المغلوب علیٰ عقلہ. (رواہ الترمذی فقہ السنۃ ج 2 ص 211)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک کی طلاق واقع ہوجاتی ہے مگر اس آدمی کی طلاق واقع نہیں ہوتی جس کی عقل پر پردہ پڑگیا ہو۔،،

قال عثمان رضی اللہ عنہ لیس لمجنون ولا لسکران طلاق.. (صحیح البخاری ج 2 باب الطلاق فی الاغلاق والکرہ الخ ص 793)

''حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ پاگل انسان اور نشئی آدمی کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔،،

قال ابن عباس طلاق السکران المستکرہ لیس بجائز. (صحیح البخاری ج 2 ص 793.)

''حضرت عبداللہ بن عباس تصریح فرماتے ہیں کہ نشہ میں دھت انسان اور مجبور و مکرہ کی طلاق شرعاً معتبر نہیں۔،،

السید محمد سابق مصری تصریح فرماتے ہیں :

ذہب جمہور الفقہاء إلیٰ طلاق السکران یقع وقال قوم انہ لغو لا عبرۃ لہ لانہ وو المجنون سواء اذا کلا منھا فاقد العقل الذی ھو مناط التکلیف (فقہ لسنۃ ج 1 ص 212.)

''جمہور فقہاء کے نزدیک نشئی کی دی ہوئی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ جب کہ دوسرے اہل علم کا موقف ہے کہ نشئی کی طلاق لغو اور فضول چیز ہے کیونکہ پاگل اور نشئی کا حکم ایک ہے۔ کیونکہ پاگل کی طرح نشہ کی حالت میں نشئی آدمی بھی عقل سے عاری ہوتا ہے اور شرعی عقل پر ہی فیصلہ دیتی ہے۔ جب عقل نہیں تو شریعت بھی اپنا فیصلہ جاری نہیں کرتی۔ اس لئے

ذھب بعض اھل العلم انہ ایخالف عثمان فی ذلک احد من الصحابۃ (فقہ السنۃ ج 2 ص 212.)

بعض اہل علم کی تحقیق کے مطابق کسی صحابی کا حضرت عثمان کے اس فتویٰ پر اختلاف ثابت نہیں گویا صحابہ کا اس فتویٰ عثمانی پر اجماع سکوتی ہوچکا ہے۔

ایک قول کے مطابق امام احمد کا یہی مذہب اور فتویٰ ہے کہ نشہ میں دھت آدمی کی دی ہوئی طلاق شرعاً واقع نہیں ہوتی۔ شافقیہ میں سے علامہ مزنی اور خنفیہ میں امام طحاوی، ابوالحسن عبیداللہ الکرخی کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام داؤد ظاہری اور تمام اہل الظاہر کا بھی یہی مذہب اور فتویٰ ہے امام شوکانی رحمہ اللہ کی بھی یہی تحقیق ہے حضرت امام بخاری کا بھی یہی مذہب ہے اور دلائل کی رو سے ہی مذہب مضبوط اور اقرب الی الحق ہے وبہ یفتي وعلیہ الفتوی کی نشہ میں مکمل طور پر دھت آدمی کی طلاق شرعاً معتبر نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص835

محدث فتویٰ